دار الافتاء

محترم مفتیان کرام ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے تعمیر مسجد اور وقف مسجد کی تعمیر کے بارے میں ایک مسئلہ درپیش ہے۔ قرآن اور سنت نیز فقہائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں

میں نے اپنی زمین میں سے کچھ حصہ ایک ٹکڑوں کو مسجد کیلئے وقف کیا۔ وقف کی نوعیت و کیفیت یہ ہے کہ بلال مسجد کے نام پر انتقال (دیا) کیا لیکن زمین ابھی تک خالی ہے۔ اس پر کوئی تعمیر کوئی بنیاد نہیں ہے۔ انتقال ہوا لیکن بنیاد تک نہیں بھری گئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ انتقال اور وقف سے پہلے وہاں کے کچھ لوگوں سے مشاورت ہوئی تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن وقف ہونے کے بعد اور لوگوں کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ یہاں مسجد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسجد یہاں پر موجود ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ جو جگہ مسجد کیلئے وقف ہے وہ ٹکڑوں سے مشرق کی طرف ہے اور پرانی مسجد مغرب کی طرف ہے۔ دونوں جگہوں کے درمیان تقریباً 1019 فٹ کا فاصلہ ہے۔ ابھی تک شاید اس آبادی کو مسجد کی ضرورت نہ ہو مگر مستقبل میں ضرورت ہو سکتا ہے۔

اب جو لوگ مسجد کے حق میں نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہی جگہ جنازہ گاہ و قبرستان کیلئے وقف کرو ویسے میں خود بھی اس ٹکڑوں پر نہیں رہتا۔ میں ضلع اٹک کے ایک گاؤں جھنگی کا رہائشی ہوں

تقریباً 80 کلومیٹر فاصلہ پر اٹک میں میرے بیٹے کے سسرال رہتے ہیں۔ وہ پیشکش کرتے ہیں کہ یہ جگہ بیچ کر اٹک شہر میں جگہ خرید دیں ہم مسجد بنائیں گے

حضرات گرامی! مندرجہ بالا صورت حال کے مطابق وضاحت فرمائیں کہ اس جگہ کو جو ابھی تک بالکل خالی ہے لیکن بلال مسجد کے نام پر انتقال ہو چکا

۱۔ کیا یہ وقف تام ہو چکا ہے؟ کیا یہ قبرستان میں تبدیل نہیں ہو سکتا؟

اور کیا صرف اسی جگہ مسجد بنے گی؟ کیا یہ مسجد کی جگہ کسی دوسری مسجد کیلئے منتقل بھی نہیں ہو سکتی؟

۲۰۹۸
۲۴/۲/۵

(2) کیا جس طرح میرے بیٹے نے مسجد کیلئے جس پیمانے سے جگہ بیچ کر اُسکے میں پیمانے سے تقریباً 70 کلومیٹر دور جگہ خرید کر مسجد کیلئے وقف کر دی ہے؟

(3) جس طرح دوسرے لوگوں نے جیسے کہ یہاں دوسری طرف تقریباً ۱۲۹ فٹ کے وقفے پر مسجد موجود ہے لوگوں کی مرضی کے مطابق یہ جگہ قبرستان اور جنازہ کیلئے وقف کر دوں

جس طرح قرآن و سنت اور فقہائے امت کا فیصلہ ہے اس کے مطابق وضاحت فرماویں۔ شکر گزار رہوں گا۔

والسلام

المستفتی

محمد حنیف

مقام و ڈاکخانہ جمعت - کیمبل پور ضلع اٹک

دار الافتاء

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ وقف صحیح اور مکمل ہونے کے لئے صرف زبان سے وقف کرنا بھی کافی ہے، اور جو زمین ایک مرتبہ وقف کردی جائے، وہ ہمیشہ کے لیے وقف ہو جاتی ہے اور وقف کرتے وقت اگر اس میں بوقتِ ضرورت استبدال (یعنی ضرورت کے موقع پر اس متعین وقف زمین کو بیچ کر اس کے بدلے کسی اور جگہ زمین خریدنے) کی شرط وقف کنندہ نے نہ لگائی ہو تو بعد میں عام حالات میں واقف یا متولی کے لیے اس پلاٹ کو بیچ کر اس کے بدلے دوسرا پلاٹ خریدنا یا اس کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔

لہذا صورت مسئولہ میں آپ نے مذکورہ پلاٹ وقف کرتے وقت چونکہ استبدال کی شرط نہیں لگائی ہے، تو اب اس پلاٹ پر مسجد بنانا ہی ضروری ہے، اور اس پلاٹ کو بیچ کر اس کے بدلے مسجد کے لیے دوسرا پلاٹ خریدنا یا اس کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال کرنا مثلاً قبرستان یا جنازگاہ کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

(مستفاد من فتاویٰ محمودیہ 14/288_339)

فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي (14/ 100)

(وَإِذَا صَحَّ الْوَقْفُ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهُ وَلَا تَمْلِيكُهُ ،

قَوْلُهُ (لَمْ يَجُزْ بَيْعُهُ وَلَا تَمْلِيكُهُ) هُوَ بِإِجْمَاعِ الْفُقَهَاءِ أَمَّا امْتِنَاعُ التَّمْلِيكِ فَلِمَا بَيَّنَّا) مِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ { تَصَدَّقْ بِأَصْلِهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُورَثُ وَلَا تُوهَبُ }

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 351)

(فَإِذَا تَمَّ وَلَزِمَ لَا يُمْلَكُ وَلَا يُمَلَّكُ وَلَا يُعَارُ وَلَا يُرْهَنُ)

(قَوْلُهُ: لَا يُمْلَكُ) أَيْ لَا يَكُونُ مَمْلُوكًا لِصَاحِبِهِ وَلَا يُمَلَّكُ أَيْ لَا يَقْبَلُ التَّمْلِيكَ لِغَيْرِهِ بِالْبَيْعِ وَنَحْوِهِ لِاسْتِحَالَةِ تَمْلِيكِ الْخَارِجِ عَنْ مِلْكِهِ،

الأشباه والنظائر (ص: 219)

شرط الواقف يجب اتباعه لقولهم : شرط الواقف كنص الشارع أي : في وجوب العمل به وفي المفهوم والدلالة كما بيناه في شرح الكنز

دارالافتاء

عبدالودود

عبدالودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۰۷/محرم الحرام/۱۴۳۸ھ

۰۹/اکتوبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۷/۱/۱۴۳۸ھ

مفتی

الجواب صحیح

۸/۱/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۸/۱/۱۴۳۸ھ